فرہی لینڈ۔ سی۔ ایبٹ

خلیفہ حکیم کے مذہبی خیالات

میرے لیے یہ امر اعزاز و شرف کا موجب ہے کہ میں نے قریب قریب ایک سال کی مدت خلیفہ عبدالحکیم کی معیت میں طالبعلمانہ حیثیت سے بسر کی ہے۔ وہ ادارۂ ثقافت اسلامیہ کے احاطۂ باغ میں اور کبھی اپنے دارالمطالعہ میں رونق افروز ہوتے تھے، کبھی ہنسی خوشی باتیں کرتے اور کبھی صبر آزما انہماک کے ساتھ وہ مسائل حل کرتے جو میری ذہنی تشویش کا سبب بنے ہوئے تھے۔ وہ یہ شک رفع کرنے کے لیے کہ انہوں نے کہیں کھینچ تان کر تو مطلب نہیں نکالا ہے عربی لفظ کی خوب چھان پھٹک کرتے تھے۔ وہ قرآن کریم کا عمیق مطالعہ کرتے تھے اور یہ اس لیے کہ انہیں یہ پختہ یقین تھا کہ نزولِ قرآن کا منشا ہی یہ ہے کہ اسے پڑھا جائے۔ ان کے ایمان باللہ کا تصور یہ تھا کہ اس کی ذات حدود و قیود سے ماورا ہے۔ اس کی حکمت و مودت کا دائرہ بھی لامحدود ہے۔ زہد و تقشف کے جو ضابطے اس کی ذات سے منسوب ہیں ان سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ خلیفہ عبدالحکیم کو ہمیشہ اس بات کا خیال رہتا تھا کہ ان کی باتیں سمجھنے میں کہیں کسی کو کوئی الجھن تو نہیں ہے، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ان کی باتیں عقل کی کسوٹی پر پوری نہ اترتی ہوں۔ بالعموم وہ یہ فرمایا کرتے تھے "کیا یہ مسئلہ واضح نہیں ہو گیا؟" "کیا اس کا مفہوم کچھ اور بھی ہے؟" یہ وہ مستقل سوالات تھے جو قرآنی عبارات اور ان کی تصریحات سے متعلق آپ اکثر دریافت کیا کرتے تھے۔

وہ انتہا درجے کے مذہبی انسان تھے لیکن ان کا اندازِ فکر فلسفیانہ تھا۔ لفظی موشگافی سے ان کی طبع سلیم سے ہمیشہ ابا کرتی تھی۔ مذہب سے متعلق ان کا تصور کچھ اس انداز کا تھا کہ وہ کوئی ایسی بات گوارا نہیں کرتے تھے جس سے شانِ الوہیت دوبالا نہ ہوتی ہو۔ اصول پرستی اور رسوم و قیود کے محلات میں وہ خدا کو محصور کر دینا نہیں چاہتے تھے۔ ان کا ایمان تھا کہ حقیقی مذہب وہ ہے جس کا پیغام آفاقی ہو اور ہمیشہ ان کی نظر آفاقیات ہی پر رہتی تھی۔ وہ فرمایا کرتے کہ محض زبانی اقرار کر لینے سے قرآن حکیم کو ذکرٌ للعالمین نہیں کہا جا سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے ان مفاہیم و مطالب کا استقصا کیا جائے جن پر آفاقیت کی چھاپ ہو۔ اس قسم کی دریافت ہر مسلمان کے فرائض و حقوق میں داخل ہے۔ خلیفہ عبدالحکیم سید احمد خاں کے مکتبِ خیال کی پیروی کرتے تھے۔ سر محمد اقبال کے کلام اور پیغام پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ وہ سلیم الطبع مفکر اور ایک ایسے محقق تھے جنہیں ہمیشہ حق و صداقت کی جستجو رہتی تھی۔ اس اعتبار اور اس لحاظ سے ان کی گرم جوش شخصیت کی یاد میرے ذہن اور حافظے میں تازہ رہے گی۔